باوجود ہم کہہ سکتے ہیں کہ کتاب میں کافی کام کی باتیں بھی لکھی گئی ہیں۔
طباعت کا معیار پاکستان کے حالات کے پیشِ نظر بالکل مثالی ہے۔ البتہ کہیں کہیں الفاظ غلط چھپ گئے ہیں۔ (ع ح ص)

معیارِ حکمت تالیف: مولانا عزیزالحق کوثر ندوی، صدر مدرس جامعہ مظہر العلوم، بنارس
طباعت۔ علمی پریس، بنارس۔ قیمت درج نہیں

اہلِ عرب اسلام کی دولت سے مالامال ہونے کے بعد، نہ صرف دنیا کے دُور دراز گوشے میں پھیلے بلکہ انھوں نے زندگی کے ہر میدان میں حیرت انگیز ترقی کی۔ یہ ترقی اگر ایک طرف سیادت و قیادت میں تھی تو دوسری طرف علم و حکمت بھی تھی۔ چنانچہ جہاں مسلمانوں نے تفسیر، فنِ حدیث، سیرت اور فقہ کے بیش بہا خزانے انسانیت کے ترکہ میں چھوڑے وہاں انھوں نے بنی نوعِ انسان کو فلسفہ، منطق کے اسرار و رموز بھی سمجھائے۔

مسلمانوں کے عروج سے پہلے یونانیوں کے ہاں منطق میں استخراجی طریق۔ DEDUCTIVE METHOD۔ رائج تھا۔ مسلمان فلاسفر نے جب کلاسکی سکون آفرینی کے نظریہ کی جگہ حرکت اور حرارت کے اصول کو زندگی کا رہبر بنایا تو اس سے انھوں نے منطق کے مروجہ طریقہ میں بھی تبدیلی پیدا کی۔ انھوں نے اہلِ حکمت کو بتایا کہ صرف استخراجی طریق پر اعتماد کر لینا درست نہیں اور اس سے صحیح نتائج نہیں اخذ کئے جا سکتے اس لئے انہیں اس طریقہ کے ساتھ ساتھ استقرائی (INDUCTIVE) طریقِ فکر سے بھی کام لینا چاہیئے۔ نظّام، ابنِ تیمیہ، ابن حزم، البیرونی، الکندی، جاحظ، ابنِ مسکویہ اور ابنِ خلدون نے اپنے افکار کی تعمیر میں ان دونوں سے استفادہ کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے نظریات میں وہ ابہام محسوس نہیں ہوتا جو یونانیوں کے ہاں پایا جاتا ہے۔

مسلمانوں کے تنزل کے ساتھ ساتھ وہ علوم و فنون بھی آہستہ آہستہ مٹتے چلے گئے اور ان کی یاد بھی اب دلوں سے محو ہوتی جا رہی ہے۔ معیارِ حکمت نے جو مولانا عزیزالحق کی کئی سالوں کی عرق ریزی کا نتیجہ ہے بیتے دنوں کی یاد تازہ کر دی ہے۔ اس کتاب میں بڑی عمدگی سے منطق کے استخراجی اور استقرائی